رمضان سے متعلق

عورتوں کے چند اہم مسائل

[اردو]

فتاوى مهمة للنساء في رمضان

[باللغة الأردية]

ترجمہ

ابوخالد سعیدی سنابلی

نظر ثانی

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ

ناشر

دار البلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹریبیوٹر

بلہاری- کرناٹک -انڈیا

1st/c, Rajyothsava Nagar, R.G. Road, Bellary-583101 Karnataka,

INDIA. Tel: 91-8392-274372 e-mail: azeez90@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى أَشْرَفُ الْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِيْن، نَبِينَا مُحَمَّد وَعَلَى آلِهِ وصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، أَمَّا بَعْدُ:

میری مسلمان بہنو! آپ کے سامنے روزے کے متعلق شرعی احکام پر مشتمل یہ ایک پمفلٹ ہے جسے ہم آپ کی خدمت میں رمضان المبارک کی آمد کی مناسبت سے ہدیہ کے طور پر پیش کررہے ہیں. اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس پمفلٹ کا مطالعہ کرنے والی ہماری مومن بہنوں کو اس کے ذریعہ نفع پہنچائے اور یہ پمفلٹ اس عظیم مہینہ کے اندر اللہ کی اطاعت کرنے میں اور اس کی مغفرت وخوشنودی حاصل کرنے میں ان کے لیے معاون ثابت ہو.

روزے کی فرضیت

سوال: لڑکیوں کے اوپر روزہ کب فرض ہوتا ہے؟

جواب: لڑکیوں کے اوپر روزہ اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں اور بلوغت کا حصول 15 برس کی عمر مکمل ہونے یا شرمگاہ کے اردگرد کھردرے بالوں کے اگنے یا منی کے گرنے یا حیض یا حمل سے ہو جاتی ہے، پس جب ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز پائی جائے گی تو اس کے اوپر روزہ رکھنا فرض ہے اگرچہ لڑکی 10 سال کی ہی کیوں نہ ہو. اس لیے کہ بہت ساری عورتیں اپنی عمر کے دسویں یا گیارہویں برس میں ہی حائضہ ہو جاتی ہیں، لیکن ان کے گھر والے سستی برتتے ہیں اور اسے نابالغ تصور کرتے ہیں، نتیجۃً وہ اسے روزوں کا پابند نہیں بناتے جو کہ غلط ہے اس لیے کہ حائضہ ہو جانے کے بعد وہ لڑکی عورت کے زمرہ میں شامل ہو گئی اور اس پر اسلامی احکامات نافذ ہو چکے۔ [ابن جبرین: فتاوی اسلامیہ].

سوال: ایک لڑکی جس کی عمر 12 یا 13 برس ہے، رمضان المبارک کا مہینہ آگیا لیکن اس نے روزے نہیں رکھے تو کیا اس کے یا اس کے گھر والوں کے اوپر کوئی گناہ ہے اور کیا وہ روزے رکھے گی اور روزہ رکھنے کی وجہ سے اسے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: عورت چند شرطوں کے پائے جانے پر مکلّف ہو جاتی ہے: اسلام، عقل اور بلوغت. اور بلوغت

حیض آنے یا احتلام ہونے یا شرمگاہ کے اردگرد کھردرے بال اگنے یا 15 برس کی عمر کو پہنچنے کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے، پس جب اس لڑکی کے اندر یہ علامات پائی جائیں تو روزہ رکھنا اس کے لیے ضروری ہے اور اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ضروری ہے. اور اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہے تو وہ مکلّف نہیں اور اس کے اوپر کوئی چیز نہیں [اللجنۃ الدائمۃ - فتاوی اسلامیہ].

سوال: کیا لڑکی اپنے گھر والوں سے شرم کرنے کی وجہ سے ایام حیض میں روزہ رکھ لینے کی بنیاد پر گنہگار ہوگی؟

جواب: بلا شبہ اس کا یہ عمل غلط ہے اور اس قسم کی چیزوں میں شرم کرنا جائز نہیں اور حیض ایسی چیز ہے جسے اللہ نے آدم کی بیٹیوں (عورتوں) کے لیے مقرر کر دیا ہے اور حیض والی عورت کو نماز روزہ سے منع کر دیا گیا ہے تو یہ لڑکی جس نے حیض کے ایام میں اپنے گھر والوں سے شرم محسوس کرنے کی وجہ سے روزہ رکھ لیا ہے اسے ایام حیض میں رکھے گیے روزوں کی قضا کرنی ہوگی اور دو بارہ ایسا عمل نہ کرے. اللہ ہی بہتر جانتا ہے [ابن جبرین: اللؤلوالمکین].

سوال: ایک لڑکی جو کہ بالغ ہو چکی ہے لیکن شرم کی وجہ سے اس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال کے بعد اگلا رمضان آ گیا اور اس نے پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہیں کی، اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اسے گذشتہ رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوگی کہ بالغ ہونے کے بعد جس مہینہ کے روزے اس نے نہیں رکھے اگر چہ وہ روزوں کی قضا مسلسل نہ کرے. اور ان روزوں کی قضا کرنے کے ساتھ ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾

''اور روزہ کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں''.

اور کھانے کی مقدار تقریباً آدھ صاع روزانہ ہونا چاہیے. اس لیے کہ روزہ اس کے وقت میں رکھنا ہے اور حیض کا آنا بھی بلوغت کی ایک علامت ہے پس جب لڑکی کو حیض آ گیا تو اس کے اوپر روزہ رکھنا ضروری ہے اگر چہ وہ کم سن ہی کیوں نہ ہو [ابن جبرین: اللؤلوالمکین].

سوال: میں ایک نوجوان لڑکی ہوں، میری عمر 25 برس ہے اور میں نے بچپن سے لے کر 21 برس کی عمر تک سستی کی وجہ سے نہ تو روزے رکھے اور نہ ہی نمازیں پڑھی جب کہ میرے والدین مجھے نصیحت کرتے رہے لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی اللہ کی طرف سے ہدایت آ جانے کے بعد میرے اوپر کیا لازم ہے؟

جواب: توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے پس تمہیں اس (غلطی) پر شرمندہ ہونا چاہیے، دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لینا چاہیے اور عبادت کے اندر اخلاص ہونا چاہیے اور بکثرت نوافل کی ادائیگی کرنی چاہیے، جیسے رات اور دن کی نفلی نمازیں، نفلی روزہ، ذکر واذکار، قرآن کی تلاوت اور دعا وغیرہ، اور اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے [ابن باز].

سوال: بعض عورتیں رمضان میں منع حیض دواؤں کا استعمال کرتی ہیں تاکہ بعد میں روزوں کی قضا نہ کرنی پڑے، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے، اور کیا اس سلسلہ میں کچھ شرطیں ہیں جس پر عورتیں عمل کر سکتی ہیں؟

جواب: میں اس مسئلے میں مناسب یہی سمجھتا ہوں کہ عورت ایسا نہ کرے، اور جس چیز کو اللہ نے بنات آدم کے حق میں مقدر کر دیا اور لکھ دیا ہے اسی پر قائم رہے اس لیے کہ حیض کے جاری کرنے میں اللہ تعالیٰ کی ایک مصلحت ہے جو کہ عورت کی طبیعت کے مناسب ہے پس جب عورت اس عادت (حیض کے آنے) کو روکے گی تو لازمی طور پر عورت کے جسم کو نقصان لاحق ہوگا، اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''**لا ضرر ولا ضرار**''. ''کہ دین کے اندر نقصان نہیں''. مزید ان دواؤں کے استعمال کرنے کی وجہ سے عورت کے رحم کو نقصانات پہنچ سکتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے. پس اس مسئلہ میں مناسب یہی ہے کہ عورتیں ان دواؤں کا استعمال نہ کریں اور اللہ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اس کے قضا وحکمت پر، اور عورت کو جب حیض آنے لگے تو وہ نماز وروزہ سے رکی رہے گی اور حیض سے پاک ہو جانے کے بعد روزہ نماز شروع کر دے گی، اور رمضان کے ختم ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے گی [ابن عثیمین: فتاوی اسلامیہ].

حیض اور نفاس والی عورتوں کے روزے

سوال: کیا حائضہ عورت رمضان میں روزہ چھوڑ سکتی ہے اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں کر سکتی ہے؟

جواب: حیض والی عورت کا روزہ درست نہیں اور نہ ہی اس کا روزہ رکھنا ہی جائز ہے، پس حیض والی عورت

روزہ نہیں رکھے گی اور حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں ان روزوں کی قضا کرے گی [اللجنۃ الدائمہ: فتاوی اسلامیہ].

سوال: جب عورت رمضان کے مہینہ میں فجر کی اذان سے پہلے حیض سے پاک ہوجائے تو کیا اس کے اوپر روزہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر عورت کو رمضان کے مہینہ میں رات کے آخری حصہ میں حیض کا خون آنا بند ہوگیا ہے تو اس کے لیے سحری کھانا اور روزہ کی نیت کرنا صحیح ہے کیوں کہ وہ اس حالت میں پاک ہے، اس کا روزہ ہوجائے گا، لیکن نماز درست نہ ہوگی جب تک کہ وہ غسل نہ کرلے اور اس کے ساتھ جماع کرنا بھی درست نہ ہوگا یہاں تک کہ غسل کرلے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا تَطْهُرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ [التوبہ:۲۲۲].

''ہاں! جب وہ پاک ہو جائیں تو تم ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے''۔ [ابن جبرین: فتاوی الصیام].

سوال: اگر عورت فجر کے فوراً بعد پاک ہوتی ہے تو کیا وہ اس دن کا روزہ رکھے گی اور اس کا اس دن کا روزہ شمار کیا جائے گا یا اسے اس دن کے روزہ کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: اگر طلوع فجر کے وقت یا اس سے کچھ پہلے عورت کو حیض آنا بند ہوگیا تو اس کا اس دن روزہ درست ہے اور یہ روز فرض روزہ میں شمار کیا جائے گا اگر چہ وہ صبح ہوجانے کے بعد غسل کرے، ہاں! اگر صبح ہوجانے کے بعد اس کا خون آنا بند ہوا ہے تو اس دن وہ کھانے پینے سے رکی رہے گی، لیکن وہ اس کے حق میں (بطور روزہ) کافی نہیں ہوگا بلکہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرنی پڑے گی [ابن جبرین: فتاوی الصیام].

سوال: اگر عورت دن کے حصہ میں حیض سے پاک ہوتی ہے تو کیا وہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانا پینا نہیں کرے گی؟

جواب: اگر عورت دن کے حصہ میں حیض یا نفاس سے پاک ہوتی ہے تو وہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے پینے سے باز رہے گی اور اس دن کے روزہ کی قضا کرے گی، کھانے پینے سے باز رہنا تو وقت (رمضان) کے شرف (احترام) کی وجہ سے ہے اور روزے کی قضا اس لیے ہے کہ اس نے روزہ مکمل نہیں کیا جب کہ

پورے ماہ کا روزہ رکھنا فرض ہے، نیز جو شخص آدھے دن کا روزہ رکھتا ہے اسے روزہ دار نہیں کہا جاتا [ابن جبرین: فتاوی اسلامیہ].

سوال: مجھے ہر مہینہ سات آٹھ دن حیض آتا ہے اور کبھی کبھی مجھے ساتویں دن نہ تو حیض کا خون نظر آتا ہے اور نہ ہی علامت طہر تو اس سلسلے میں نماز، روزہ اور جماع کا کیا حکم ہے؟

جواب: آپ جلد بازی سے کام نہ لیں یہاں تک کہ عورتوں کے عرف عام کے مطابق سفید قسم کا خون دیکھ لیں جو کہ طہارت کی علامت ہے، کیونکہ خون کا رک جانا پاکی کی علامت نہیں، بلکہ یہی (سفید قسم کا خون نظر آنا) ہی پاک ہونے کی اور حیض کی معروف مدت ختم ہونے کی علامت ہے [ابن باز].

سوال: اس خون کا کیا حکم ہے جو ایام حیض کے علاوہ اور دنوں میں آتا ہے، مجھے ہر مہینہ سات دنوں تک حیض آتا ہے لیکن کسی کسی مہینہ میں سات دن سے ایک یا دو دن تک زیادہ آتا رہتا ہے تو کیا اس دوران مجھے نماز و روزہ کی ادائیگی کرنی ہوگی یا پھر قضا کرنی ہوگی؟

جواب: حیض کے عام عادت سے زیادہ دنوں تک آنے والا خون' رگ کا خون ہے اس کا شمار عادت حیض میں نہیں ہے، پس مدت حیض کو جاننے والی عورت اس دوران نہ تو نماز پڑھے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی اور نہ ہی قرآن کو ہاتھ لگائے گی اور نہ ہی وہ اپنے شوہر کے لے حلال ہوگی. مدت حیض ختم ہو جانے کے بعد جب وہ غسل کرلے گی تو پاک عورت کے حکم میں اس کا شمار ہوگا، اگر وہ اس کے بعد کسی قسم کا خون یا زردی یا مٹیالے قسم کا رنگ دیکھتی ہے تو یہ استحاضہ ہے جس کی بنا پر وہ نماز و روزہ کی دائیگی سے نہیں رکے گی [ابن باز].

سوال: اگر رمضان سے ایک ہفتہ پہلے میں بچہ جنوں اور چالیس دن کی مدت سے پہلے ہی میں پاک ہو جاؤں تو کیا میرے اوپر روزہ رکھنا فرض ہے؟

جواب: جی ہاں! جب نفاس والی عورت پاک ہو جائے اور علامت طہر واضح ہو جائے جسے وہ جانتی ہے جیسے سفید قسم کا خون یا مکمل صفائی تو وہ روزہ بھی رکھے گی اور نماز بھی پڑھے گی گرچہ بچہ کی ولادت ہوئے ایک دن یا ایک ہی ہفتہ گذرا ہو کیونکہ نفاس کی اقل مدت کی کوئی تعیین نہیں ہے، پس کئی عورتیں تو ولادت کے بعد خون دیکھتی ہی نہیں اور نفاس کے لیے چالیس دن کی مدت کی شرط نہیں ہے، اور اگر چالیس دن گذرنے کے بعد بھی خون آرہا ہے اور اس کا رنگ بدلا نہیں ہے تو اس کا شمار بھی نفاس کے خون میں ہوگا جس کی وجہ سے

عورت نماز، روزہ کی ادائیگی نہیں کرے گی، واللہ اعلم [ابن جبرین: فتاوی الصیام].

سوال: ایک عورت جسے رمضان کے مہینہ میں نفاس سے پانچ دن پہلے حمل کے دوران ہی خون آ گیا تو کیا یہ حیض کا خون شمار ہوگا یا نفاس کا خون اور اس عورت پر کیا لازم ہے؟

جواب: اگر معاملہ ایسے ہی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ عورت حمل کے دوران ولادت سے پانچ دن پہلے خون دیکھتی ہے، تو اگر وہ وضع حمل کے قریب ہونے کی کوئی علامت مثلاً دردزہ وغیرہ نہیں دیکھتی تو یہ نہ تو حیض کا خون ہے اور نہ ہی نفاس کا خون بلکہ صحیح قول کے مطابق یہ ایک فاسد خون ہے، اس بنیاد پر وہ عبادت کرنا نہیں ترک کرے گی بلکہ نماز روزہ کی ادائیگی کرے گی، اور اگر اس خون کے ساتھ وضع حمل کے قریب ہونے کی کوئی علامت دردزہ وغیرہ دیکھتی ہے تو نفاس کا خون شمار ہوگا جس کی وجہ سے وہ نماز و روزہ کی ادائیگی نہیں کرے گی، پھر جب وہ ولادت کے بعد پاک ہو جائے گی تو صرف روزہ کی قضا کرے گی نماز کی قضا نہیں کرے گی [اللجنۃ الدائمۃ].

سوال: مدت نفاس کے دوران یا چالیس دن کی مدت کے دوران زرد قسم کے خون نکلنے کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟ کیا میں نماز پڑھوں اور روزہ رکھوں؟

جواب: ولادت ہو جانے کے بعد جو چیز بھی عورت کی شرمگاہ سے نکلتی ہے اس کا حکم نفاس کا ہے چاہے وہ عام قسم کا خون ہو یا زرد رنگ کا خون ہو یا مٹ میلا قسم کا خون ہو کیونکہ چالیس دن کی مدت مکمل ہونے سے پہلے وہ حالت نفاس میں ہے۔ اگر اس کے بعد مسلسل عام قسم کا خون آ رہا ہے تو وہ نفاس کا خون ہے اور نہ وہ استحاضہ وغیرہ کا خون ہے [ابن باز].

حاملہ اور مرضعہ کے روزے

سوال: حاملہ اور مرضعہ رمضان کے مہینہ میں اگر اپنے اوپر نقصان پہنچے کے اندیشہ یا بچہ کو نقصان پہنچنے کے خوف سے روزہ توڑ دیں تو انہیں کیا کرنا ہوگا؟ کیا وہ افطار کریں گی اور مسکین کو کھانا کھلائیں گی اور وہ روزوں کی قضا کریں گی یا افطار کر لیں گی اور صرف قضا کریں گی مسکیں کو کھانا نہیں کھلائیں گی یا افطار کریں گی اور کھانا کھلائیں گی اور قضا نہیں کریں گی، ان تینوں میں کیا درست ہے؟

جواب: حمل والی عورت رمضان کے روزہ رکھنے کی وجہ سے اگر اپنے اوپر یا اپنے پیٹ کے بچے کے سلسلے

میں نقصان کا اندیشہ محسوس کرتی ہیں تو وہ روزہ افطار کرے گی اور اس کے اوپر صرف روزہ کی قضا ہے، اس کا معاملہ اس شخص کی طرح ہے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتا یا روزہ رکھنے کی صورت میں نقصان کا خطرہ محسوس کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ''لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرے''.

اسی طرح اگر دودھ پلانے والی عورت کو رمضان کے مہینہ میں اپنے بچہ کو دودھ پلانے کی وجہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے یا روزہ رکھنے اور دودھ نہ پلانے کی صورت میں اسے اپنے بچہ کو خطرہ ہے تو وہ روزہ چھوڑ دے گی اور اس کے اوپر صرف روزہ کی قضا ہے، وباللہ التوفیق [اللجنۃ الدائمۃ، فتاوی اسلامیہ].

سوال: ایک عورت جس کے یہاں رمضان میں ولادت ہوئی وہ رمضان ختم ہونے کے بعد اپنے دودھ پینے والے بچہ کے خوف سے قضا بھی نہیں کی پھر اسے حمل ٹھہر گیا اور اگلے رمضان میں پھر اس کے یہاں بچہ کی ولادت ہوئی تو کیا اس کے لیے روزہ رکھنے کے بدلے پیسہ تقسیم کرنا جائز ہے؟

جواب: اس عورت کے اوپر ان دنوں کا روزہ رکھنا ہوگا جس میں اس نے روزہ نہیں رکھا اگر چہ وہ اگلا رمضان گذرنے کے بعد ہی رکھے، کیونکہ وہ عذر کی بنا پر پہلے اور دوسرے رمضان کے درمیان قضا نہیں کر سکی ہے، اور میں نہیں سمجھتا کہ سردی کے موسم میں ایک دن ناغہ کر کے ایک دن روزہ رکھ کر قضا کرنے میں اس کے لیے کوئی دشواری ہوگی گرچہ وہ دودھ پلا رہی ہے، کیونکہ اللہ یقیناً اسے طاقتور بنا دے گا اور روزہ رکھنے کی وجہ سے نہ تو اس کے اوپر کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ہی اس کے دودھ پر. پس اسے چاہیے کہ اگلا رمضان آنے سے پہلے گذشتہ رمضان کے روزوں کی قضا کر لینے کے لیے کوشاں ہو اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تو اگلے رمضان تک اسے مؤخر کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے [ابن عثیمین: فتاوی اسلامیہ].

ماہ رمضان کے روزوں کی قضا

سوال: جس شخص نے اگلا رمضان آجانے کے بعد تک روزوں کی قضا نہیں کی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے رمضان میں سفر یا بیماری یا کسی اور چیز کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا تو اگلا رمضان آنے سے پہلے ہی اسے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی، کیونکہ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کی مدت اللہ کی طرف سے ہمارے لیے رخصت ہے، پس اگر اسے اگلے رمضان تک مؤخر کر دیتا ہے تو اسے

روزوں کی قضا کرنی پڑے گی اور قضا کرنے کے ساتھ ساتھ ہر روز کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا جیسا کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت نے یہی فتوی دیا ہے اور خوراک کی مقدار شہر کے خوراک کے حساب سے آدھا صاع ہونا چاہیے یعنی تقریباً ڈیڑھ کیلو کھجور یا چاول وغیرہ، ہاں اگر وہ اگلے رمضان سے پہلے ہی چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لیتا ہے تو اسے مسکین کو کھانا نہیں کھلانا ہوگا [ابن باز].

سوال: میں ایک لڑکی ہوں امتحان کے حالات نے جان بوجھ کر مجھے رمضان کے چھ روزے چھوڑنے پر مجبور کر دیے کیونکہ امتحان رمضان کے مہینہ میں ہی شروع ہوا تھا اور سارے (SUBJECT) مشکل تھے اگر میں ان دنوں میں روزہ رکھتی تو مادہ مشکل ہونے کی بنا پر امتحان کی تیاری نہیں کر سکتی تو میں کیا کروں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے؟ اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازے.

جواب: آپ کے اوپر اس گناہ سے توبہ کرنا ضروری ہے اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بھی کرنی ہے اور اللہ توبہ کرنے والی کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور توبہ کی حقیقت جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے، یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل باز رہنا، اور اللہ کی تعظیم کی بنا پر اور اس کے عذاب کے خوف سے گناہ کو چھوڑ دینا اور گذشتہ گناہ پر شرمندہ ہونا اور دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اگر اس نافرمانی کا تعلق بندوں سے ہو تو ان کے حقوق کو ادا کرنا، ان سے معافی مانگنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ''اے مسلمانو! تم سب کے اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ نجات پاجاؤ'' [النور: ۳۰]. اور اللہ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نُصُوْحا﴾ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو'' [التحریم: ۸].

اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''توبہ اپنے ماقبل کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہے خواہ اس کی عزت پر حملہ کر کے یا کسی اور چیز کے ذریعہ تو اسے چاہیے کہ قیامت آنے سے پہلے آج ہی اس سے بری الذمہ ہو لے، اگر اس کے پاس نیک اعمال ہیں تو اس کے ظلم کے حساب سے اس کی نیکیاں بدلے کے طور پر لے لی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہیں تو اس کے ساتھی کے گناہ اس کے اوپر ڈال دیے جائیں گے''۔ امام بخاری نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ [ابن باز - فتاوی اسلامیۃ]

عام مسائل

سوال: کیا کوئی روزہ دار باورچی کھانے کا ذائقہ چکھ سکتا ہے تاکہ وہ اس کی صلاحیت کو جان سکے؟

جواب: بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں بایں طور کہ کھانے کی حلاوت و نمکینی وغیرہ کو جاننے کے لیے زبان کے کنارہ سے چکھے، لیکن وہ کھانے میں سے نہ نگلے بلکہ اسے کلی کردے اور اپنے منہ سے باہر کردے، اس طرح کرنے سے اس کا روزہ ان شاء اللہ فاسد نہیں ہوگا[ابن جبرین: فتاوی اسلامیہ].

سوال: میری روزہ دار بہن نے جان بوجھ کر قے کیا پھر جان بوجھ کر کھانا بھی کھالیا تو اس کے اوپر کیا لازم ہے؟

جواب: روزہ دار کو اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈال کر یا اپنے پیٹ کے نیچے سے ہاتھ دبا کر جان بوجھ کر قے نہیں کرنی چاہیے یا پیٹ کے اندر ہلچل پیدا کردینے والی کسی بووالی چیز کو نہیں سونگھنا چاہیے جس سے فوری قے ہوجائے، پس اگر روزہ داران میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور نتیجۃً قے ہوجاتی ہے تو اسے اس دن کے روزہ کی قضا کرنی ہوگی اگر وہ روزہ فرض کا ہے۔ اور اس عورت نے تو شروع ہی میں غلطی کی کہ ایک تو جان بوجھ کر اس نے قے کیا اور دوسرے اس کے بعد جان بوجھ کر کھانا بھی کھالیا، اس لیے کہ اگر قصداً بعض مفطرات کی بنا پر کسی روزہ دار کا روزہ فاسد ہوگیا تو اس کے لیے کھانا اور اس جیسا عمل کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے پینے وغیرہ سے باز رہے گا گرچہ اسے اس دن کی قضا بھی کرنی پڑے گی. بہرکیف اس کے اوپر ان شاء اللہ کفارہ نہیں ہے اور اسے صرف اس دن کے روزہ کی قضا کرنی پڑے گی. [ابن جبرین: فتاوی اسلامیہ].

وصلى الله على نبينا محمد و على آله وصحبه وسلم.